پسند نہ آئی تو واپس کردیں گے، اس شرط پر خریدنا کیسا؟

مجیب: مفتی علی اصفر صاحب مدظلہ العالی

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضان مدینہ ذوالقعدۃ الحرام 1441ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ جب کوئی چیز خریدتے ہیں تو بسا اوقات چیز پسند نہیں آرہی ہوتی یا خدشہ ہوتا ہے کہ گھر والوں کو پسند آئے گی یا نہیں اس لئے کہہ دیتے ہیں کہ اگر پسند نہیں آئی تو واپس کردیں گے۔ اس بارے میں کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عام طور پر جو سودے ہوتے ہیں اس میں خریدتے وقت سودا فائنل ہوجاتا ہے۔ لہٰذا پسند نہ آنے پر واپسی کا اختیار نہیں۔ البتہ جب سودا کرتے ہوئے آپ نے یہ شرط رکھ لی کہ اگر پسند نہ آیا تو ایک دو دن میں واپس کردوں گا تو یہ جائز ہے اسے فقہ کی اصطلاح میں خیارِ شرط کہتے ہیں اور اس میں زیادہ سے زیادہ تین دن تک کی شرط رکھی جاسکتی ہے اگر چیز پسند نہ آئی تو تین دن کے اندر اندر واپس کرنے کا اختیار ہوگا تین دن کی مدت پوری ہونے پر بیع لازم ہوجائے گی اور اب واپسی کا اختیار ختم ہوجائے گا۔ خرید و فروخت میں خیار رکھے جانے کا یہ انداز حدیثِ مبارکہ سے ثابت ہے چنانچہ بخاری شریف میں ہے: ’’ قال رجل للنبی صلَّی اللہ علیہ وسلم انی اخدع فی البیوع فقال اذا بایعت فقل لا خلابۃ فکان رجل یقولہ ‘‘ ترجمہ: ایک شخص نے نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں عرض کیا کہ میں خرید و فروخت میں دھوکا کھاجاتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: جب خرید و فروخت کرو تو کہہ دیا کرو ’’ لا خلابۃ ‘‘ یعنی دھوکا نہ ہو۔ چنانچہ وہ صاحب یہ کہہ دیا کرتے تھے۔‘‘

(بخاری، 324/1)

اس حدیث پاک کی شرح میں مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرَّحمہ لکھتے ہیں: ’’ اس جملے کے بہت سے معانی کئے گئے ہیں اور ہر معنی کی بنا پر فقہاء کے مذاہب ہیں، ہمارے ہاں اس کا مطلب یہ ہے کہ تم کہہ دیا کرو کہ بھائی میں تجارتی کاروبار میں سادہ بندہ ہوں مجھ سے قیمت زیادہ نہ وصول کرلینا میں اپنے لیے اختیار رکھتا ہوں کسی کو دکھاؤں گا اگر قیمت زیادہ لگائی گئی تو مجھے خیارِ شرط ہے واپس کردوں گا۔ چنانچہ بعض روایات میں یوں ہے ’’لا خلابۃ ولی الخیار ثلٰثۃ ایام‘‘ یعنی دھوکا نہ ہو اور مجھے تین دن تک اختیار ہے اس صورت میں حدیث بالکل واضح ہے۔‘‘

(مرآۃالمناجیح، 247/4)

بہارِ شریعت میں ہے: ''بائع و مشتری کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ قطعی طور پر بیع نہ کریں۔ بلکہ عقد میں یہ شرط کردیں کہ اگر منظور نہ ہوا تو بیع باقی نہ رہے گی اسے خیارِ شرط کہتے ہیں اور اس کی ضرورت طرفین کو ہوا کرتی ہے کیونکہ کبھی بائع اپنی ناواقفی سے کم داموں میں چیز بیچ دیتا ہے یا مشتری اپنی نادانی سے زیادہ داموں سے خرید لیتا ہے یا چیز کی اسے شناخت نہیں ہے ضرورت ہے کہ دوسرے سے مشورہ کر کے صحیح رائے قائم کرے۔''

(بہارشریعت، 647/2)

اسی میں ہے: '' خیار کی مدت زیادہ سے زیادہ تین دن ہے اس سے کم ہو سکتی ہے زیادہ نہیں۔''

(بہارشریعت، 649/2)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftAhlesunnat
Dar-ul-Ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net